1

صحیح مسلم کی حدیث 6229 پر مرزا جہلمی کا دھوکہ اور دجل

یہ صحیح مسلم کی حدیث 6229 آپکے سامنے ہے اس واقعہ میں نہ تو سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا کوئی ذکر ہے اور نہ ہی ان کی طرف کوئی نسبت کی گئی ہے۔ مزید مرزا جہلمی تحریف کر کے اپنی طرف سے الفاظ ڈالتا ہے کہ امیر معاویہؓ، بنو امیہ، آل مروان منبروں پر آ کر صحابہؓ کو کہتے تھے علیؓ پہ لعنت کرو، روایت آپکے سامنے ہے، اس میں نہ تو منبروں کا لفظ ہے، نہ آل مروان یعنی مروان کی تمام اولاد کا ذکر ہے، نہ معاویہؓ کا نام ہے، نہ بہت سے صحابہؓ کا ذکر ہے اور واقعہ بھی صرف ایک نامعلوم مجہول شخص کا ہے جو مروان کی اولاد میں سے تھا، وہ بھی مروان کا سگا بیٹا نہیں تھا۔ اس شخص کا فعل ایک انفرادی اور ذاتی عمل ہے جسکا ذمہ دار نہ مروان ہے، نہ بنو امیہ نہ معاویہ رضہ اللہ عنہ ہیں بلکہ معاویہ رضہ اللہ عنہ تو فوت ہو چکے تھے اس واقعہ سے پہلے ہی، اسکا اعتراف مرزا جہلمی بھی کر چکا ہے اور دلائل سے بھی یہ بات ثابت ہے کہ یہ واقعہ سیدنا معاویہؓ کی زندگی کا نہیں ہے مگر مرزا جہلمی اور اس کے جاہل اندھے مقلدین پوری آل مروان، بنو امیہ بلکہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ تک کو بیچ میں لے آتے ہیں جو کہ سراسر زیادتی اور بدترین علمی خیانت ہے

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اور ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَّا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» [illegible] ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ [illegible] ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِـ[illegible]، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، [illegible]ـسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: [illegible]ـبِ!».

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ''دیکھو، وہ کہاں ہیں؟'' اس نے واپس آ کر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔''

2 صحیح مسلم کی حدیث 6229 پر مرزا جہلمی کا دھوکہ اور دجل

اس روایت 6229 میں کہیں یہ ذکر نہیں کہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا بنو امیہ نے اس فعل کا حکم دیا یا اس کو رواج دیا۔ نہ یہ ثابت ہے کہ واقعہ ان کی خلافت کے دور میں ہوا۔ خود مرزا جہلمی کا اعتراف ہے کہ یہ سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد کا واقعہ ہے، تو پھر ان پر اس کی نسبت کرنا ایک جھوٹا الزام ہے۔ کسی ایک فرد کی غلطی کو لے کر پوری نسل یا گروہ پر الزام دینا ناانصافی ہے۔

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اور ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبٰى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَّا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» ... ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ ... ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ... ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، ... سَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: ... بِ!».

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد ؓ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد ؓ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی ؓ کو برا کہیں۔ حضرت سہل ؓ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل ؓ نے کہا: حضرت علی ؓ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل ؓ سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ ؓ کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی ؓ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ''دیکھو، وہ کہاں ہیں؟'' اس نے واپس آ کر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔''

3

صحیح مسلم کی حدیث 6229 پر مرزا جہلمی کا دھوکہ اور دجل

مرزا جہلمی صحیح مسلم 6229 کا حوالہ دے کر عربی لفظ "سبّ" (گالی) کو ثابت کرنا چاہتا ہے، جبکہ اس روایت میں "سب" کا لفظ ہے ہی نہیں، بلکہ لعنت کا ذکر ہے اور وہ بھی ایک فرد کا ذاتی عمل ہے۔ ہمارا مقدمہ 6220 سے متعلق ہے، جہاں سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کا نام موجود ہے اور وہاں سبّ کا مطلب گالی نہیں بلکہ محض رد، اختلاف یا مخالفت وغیرہ ہے۔ اس فرق کو نظرانداز کر کے مرزا اپنے مقلدین کو گمراہ کرتا ہے۔

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اور ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» ... ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ ... ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ... ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، ... يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: ... بِ!».

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ''دیکھو، وہ کہاں ہیں؟'' اس نے واپس آ کر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔''

4

صحیح مسلم کی حدیث 6229 پر مرزا جہلمی کا دھوکہ اور دجل

اگر یہی اصول مرزا جہلمی پر لاگو کیا جائے تو کیا اس کے بیٹے یا کسی مرید کے غلط عمل سے خود مرزا کو الزام دیا جائے گا؟ نہیں، تو پھر مروان کی اولاد کے کسی گمنام فرد کی جہالت پر سیدنا معاویہ یا پوری بنو امیہ پر الزام کیوں؟ جیسے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کا بیٹا قاتلین عثمانؓ کی صف میں تھا، مگر ہم اسے حضرت ابو بکرؓ کی ساری نسل کا عمل نہیں کہتے۔ یہی اصول یہاں بھی لاگو ہونا چاہیے۔ یا جیسے قریش کے پانچ افراد نے نبی ﷺ کی گستاخی کی (صحیح بخاری:520) تو کیا اب سارا قریش ذمہ دار ہے یا صرف وہ پانچ اشخاص اپنے کیے کے ذمہ دار ہیں؟ اسلام میں تو باپ سگے بیٹے کے عمل کا ذمہ دار نہیں یہاں ایک مجہول آدمی کے ذاتی عمل کو بنیاد بنا کر پورے بنو امیہ قبیلہ کو ذمہ دار بنایا جا رہا ہے

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اور ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَّشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبٰى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللّٰهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَّا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» [...] ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ [...] ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِ[...]، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، [...]سَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: [...]ـبِ!».

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ”تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟“ انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ”دیکھو، وہ کہاں ہیں؟“ اس نے واپس آکر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ”ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔“

حدیث نمبر 1 سے 1569 تک
المقدمہ-کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ
صحیح مسلم (اردو)
امام مسلم بن حجاج نیشاپوری رحمہ اللہ
ترجمہ ومختصر فوائد
پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری

5

صحیح مسلم کی حدیث 6229 پر مرزا جہلمی کا دھوکہ اور دجل

آخری بات کہہ کر اپنی گفتگو ختم کر رہا ہوں

صحیح مسلم 6229 میں جس مجہول شخص نے سیدنا علی رضی اللہ عنہ پر لعنت کروانے کی کوشش کی، وہ اپنے ذاتی فعل کا خود ذمہ دار ہے، نہ کہ کوئی اور۔ اس کا عمل صرف اسی کی گمراہی اور بد عملی کا نتیجہ ہے۔ اسی اصول کو قرآن مجید سے بھی سمجھا جا سکتا ہے، جیسا کہ سورۃ ہود (آیات 42 تا 46) میں حضرت نوح علیہ السلام کے بیٹے کا واقعہ بیان ہوا ہے، جہاں اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "إِنَّهُ لَيْسَ مِنْ أَهْلِكَ ۖ إِنَّهُ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ" یعنی "وہ تیرے اہل میں سے نہیں ہے، وہ تو بد عمل ہے"۔ اس واقعے سے یہ عظیم اصول حاصل ہوتا ہے کہ کسی فرد کی ذاتی گمراہی کا الزام اس کے والد یا خاندان پر نہیں لگایا جا سکتا۔ جس طرح حضرت نوح علیہ السلام کا بیٹا کافر ہونے کے باوجود حضرت نوح علیہ السلام کی عظمت اور مقام پر کوئی حرف نہیں آتا، اسی طرح اگر مروان کی نسل میں سے کسی ایک مجہول شخص نے کوئی غلط حرکت کی ہے تو اسے سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ یا پوری بنو امیہ کے دامن سے جوڑنا سراسر ناانصافی اور ظلم ہے۔ اللہ ہمیں حق کو سمجھنے، اس پر ثابت قدم رہنے اور باطل و تحریفات سے بچنے کی توفیق عطا فرمائے۔

ہیں۔ جب ابراہیم علیہ السلام کو حضرت اسحاق کی خوش خبری دی گئی اور ان کی اہلیہ حضرت سارہ علیہا السلام حیران ہوئیں اور وہ گھرانہ صرف انھی دو

[٦٢٢٩] ٣٨-(٢٤٠٩) حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ قَالَ: اسْتُعْمِلَ عَلَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ مِّنْ آلِ مَرْوَانَ، قَالَ: فَدَعَا سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ، فَأَمَرَهُ أَنْ يَشْتِمَ عَلِيًّا، قَالَ: فَأَبَى سَهْلٌ، فَقَالَ لَهُ: أَمَّا إِذَا أَبَيْتَ فَقُلْ: لَعَنَ اللهُ أَبَا التُّرَابِ، فَقَالَ سَهْلٌ: مَا كَانَ لِعَلِيٍّ اسْمٌ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَبِي التُّرَابِ، وَإِنْ كَانَ لَيَفْرَحُ إِذَا دُعِيَ بِهَا، فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنَا عَنْ قِصَّتِهِ، لِمَ سُمِّيَ أَبَا تُرَابٍ؟ قَالَ: جَاءَ رَسُولُ اللهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ، فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ، فَقَالَ: «أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ؟» فَقَالَتْ: كَانَ بَيْنِي وَبَيْنَهُ شَيْءٌ، فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ، فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ: «انْظُرْ، أَيْنَ هُوَ؟» ... ! هُوَ فِي الْمَسْجِدِ ... ﷺ وَهُوَ مُضْطَجِعٌ ... ، فَأَصَابَهُ تُرَابٌ، ... يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَيَقُولُ: ... بِ!».

[6229] ابوحازم نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت کی، کہا: آل مروان میں سے ایک شخص کو مدینہ کا عامل بنایا گیا۔ اس نے حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کو بلایا اور ان کو حکم دیا کہ وہ حضرت علی رضی اللہ عنہ کو برا کہیں۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے انکار کر دیا، اس نے کہا: اگر تم اس سے انکار کرتے ہو تو یوں کہو: اللہ تعالیٰ ابوتراب پر لعنت کرے۔ حضرت سہل رضی اللہ عنہ نے کہا: حضرت علی رضی اللہ عنہ کے نزدیک ابوتراب سے بڑھ کر کوئی نام محبوب نہیں تھا۔ جب ان کو ابوتراب کے نام سے بلایا جاتا تو وہ بہت خوش ہوتے تھے، تو اس (امیر) نے حضرت سہل رضی اللہ عنہ سے کہا: آپ ہمیں یہ قصہ سنائیں کہ انھیں ابوتراب کا نام کیسے ملا؟ انھوں نے کہا: رسول اللہ ﷺ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لائے تو گھر میں علی رضی اللہ عنہ کو موجود نہ پایا۔ آپ ﷺ نے پوچھا: ''تمھارے چچا کا بیٹا (تمھارا خاوند) کہاں ہے؟'' انھوں نے بتایا: میرے اور ان کے درمیان کوئی بات ہو گئی تھی تو مجھ سے غصے کی بات کر کے باہر چلے گئے ہیں اور میرے ہاں قیلولہ (دوپہر کا آرام) نہیں کیا۔ رسول اللہ ﷺ نے ایک آدمی سے کہا: ''دیکھو، وہ کہاں ہیں؟'' اس نے واپس آ کر بتایا: اللہ کے رسول! وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے، وہ لیٹے ہوئے تھے، اوپر کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان کے جسم پر مٹی لگ گئی تھی تو رسول اللہ ﷺ اپنے دست مبارک سے وہ مٹی صاف کرتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: ''ابوتراب! اٹھ جاؤ۔ ابوتراب! اٹھ جاؤ۔''

حدیث نمبر 1 سے 1569 تک
المقدمہ - کتاب المساجد ومواضع الصلاۃ
صحیح مسلم (اردو)
امام مسلم بن حجاج نیشاپوری
ترجمہ ومختصر فوائد
پروفیسر محمد یحییٰ سلطان محمود جلالپوری